بیان نمبر ۷

میٹھے بول

امیرِ اہلسنت ابو بلال حضرت علامہ مولانا
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
کے بیان کا تحریری گلدستہ

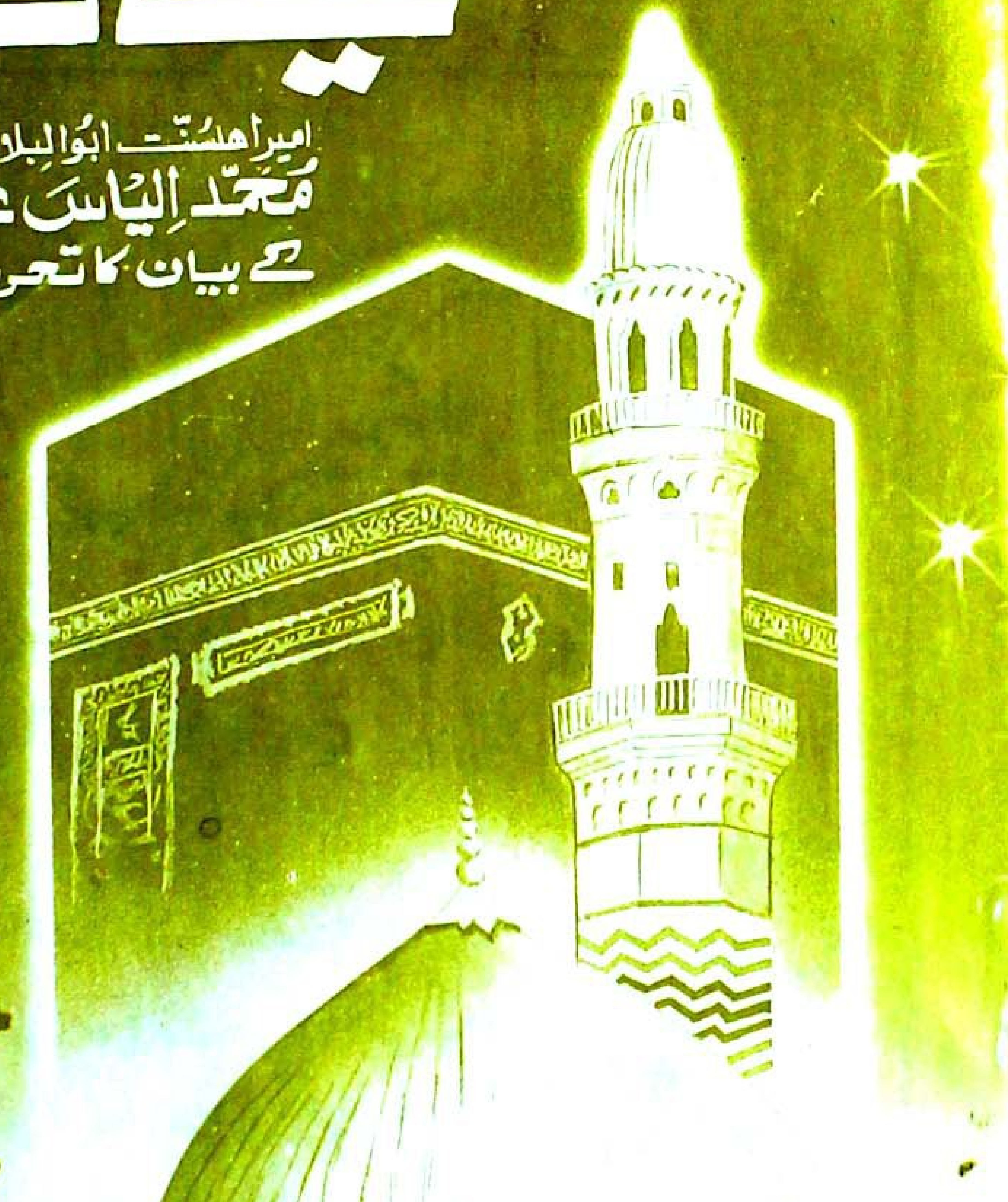

پیش کش

شہزادۂ عطار

حاجی احمد رضا

قادری رضوی

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر، کراچی
فون: 2314045 ·203311
WWW.DAWATEISLAMI.NET E-MAIL: ISLAM@PAKNET 3.PTC.PK

Marfat.com

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۔
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

میٹھے بول[1]

غالِبًا آپ کو شیطان یہ بیان پورا نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ کوشِش کرکے پورا پڑھ کر شیطٰن کے وار کو ناکام بنادیجئے۔

قبر میں سزا کا ایک سبب

"جَذبُ الْقُلُوب" میں ہے، حضرت سیِّدُنا ابو بکر شِبلی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر میں نے پوچھا، مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا، میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، مُنکر نَکیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑرہے تھے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتِمہ ایمان پر نہیں ہوا!! اتنے میں آواز آئی، "دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری استِعمال کی وَجہ سے تجھے یہ سزا دی

[1] امیر اہلسنت کا یہ بیان آسٹریلیا کے مشہور شہر "سڈنی" میں جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ کو ہونے والے دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں RILAY ہوا تھا۔ ضرور تاً ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضر خدمت ہے۔ ۔احمد رضا ابن عطار

Marfat.com

جارہی ہے۔ ’’اب عذاب کے فرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک شخص جو حُسن جمال کا پیکر اور معطر معطر تھا وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہو گیا۔ اور اس نے مجھے منکر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے۔ میں نے اسی طرح جوابات دے دیئے۔ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُس بزرگ سے کہا، اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ اس نے کہا، ’’تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وَقت تیری امداد پر مامُور کیا گیا ہے۔‘‘

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صلی اللّٰہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

میٹھے بول

خُراسان کے ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حکم ہوا، ’’تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!‘‘ اُس وَقت ہلاکو خان کا بیٹا تگودار خان برسرِ اقتِدار تھا۔ وہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ سفر کرکے تگودار خان کے پاس تشریف لے آئے۔ اُس نے جب سنّتوں کے پیکر باریش مسلمان مبلغ کو دیکھا تو مسخری سوجھی اور کہنے لگا، ’’میاں! یہ تو بتاؤ تمھاری داڑھی کے بال اچھے یا میرے کتے کی دُم؟‘‘ بات اگرچہ غصہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلغ تھے لہذا

نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے، "میں بھی اپنے مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کتّا ہوں اگر میں جاں نثاری اور وفاداری سے اُسے خوش کرنے میں کامیاب ہوجاؤں تو میں اچھا ورنہ آپکے کُتّے کی دُم اچھی ہے جبکہ وہ آپکا فرمانبردار و وفادار رہے۔" چُونکہ وہ ایک باعمل مبلغ تھے غیبت و چغلی عَیب جوئی اور بد کلامی نیز فضول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زبان ذِکرُاللہ عزوجل سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے لہٰذا ان کی زبان میں تاثیر تھی ان کے **میٹھے بول** کام کر گئے۔ تگودار خان نے جب اپنے "زہریلے کانٹے" کے جواب میں اُس باعمل مبلغ کی طرف سے "خوشبودار مَدَنی پھول" پایا تو بے حد متاثر ہوا اور نرمی سے بولا، آپ میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قیام فرمائیں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اُسکے پاس مقیم ہوگئے۔ تگودار خان روزانہ رات کو آپکی خدمت میں حاضر ہوتا آپ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اُسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی مسلسل محنت اور شفقت نے تگودار خان کے دل میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا۔ وہی تگودار خان جو کل تک اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اسی باعمل مبلغ کے ہاتھوں تگودار خان اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہوگیا۔ اُس کا اسلامی نام "احمد" رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے وسطِ ایشیا کی خونخوار تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔

Marfat.com

میٹھی زَبان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا؟ مبلغ ہو تو ایسا! اگر تنگودار کے تیکھے جملے پر وہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ غصّے میں آجاتے تو ہرگز یہ مَدَنی نتائج بر آمد نہ ہوتے۔ لہٰذا کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے ہمیں اپنی زَبان کو قابو میں ہی رکھنا چاہئے کہ اگر یہ بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل کو بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ میٹھی زَبان ہی تھی جس کی شِیرینی اور چاشنی نے تنگودار خان جیسے وَحشی اور خونخوار انسان بدتر اَز حیوان کو انسانیت کے بُلند و بالا منصب پر فائز کر دیا۔

ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں ؎ ہے فَلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

گوشت کی چھوٹی سی بوٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زَبان اگرچِہ بظاہِر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے مگر یہ خدائے رحمٰن عزوجل کی عظیم الشّان نعمت ہے۔ اِس نعمت کی قَدْر تو شاید گُونگا ہی جان سکتا ہے۔ زَبان کا دُرُست استِعمال جنّت میں اور غَلَط استعمال جہنّم میں پہنچا سکتا ہے۔ اگر کوئی بدترین کافِر دل کی تَصدیق کے ساتھ زَبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ لے تو کفر و شرک کی ساری گندگی سے پاک ہو جاتا ہے اس کی زَبان سے نکلا ہوا یہ کلِمۂ طیِّبہ اُس کے گزَشتہ تمام گناہوں کے مَیل کچیل کو دھوڈالتا ہے۔ زَبان سے ادا کئے ہوئے اِس کلمۂ پاک کے باعِث وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جس روز اِس کی ماں نے اِسے جنا تھا۔ تصدیقِ قلبی کے ساتھ کلِمۂ طیبہ

Marfat.com

پڑھنے سے قبل وہ اللہ عزوجل کا ناپسندیدہ تھا اور اب محبوب بن گیا۔ یہ عظیم مَدَنی انقلاب زَبان سے ادا کیے ہوئے کلمہ شریف کی بدولت آیا۔

ہر بات پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

اے کاش! ہم بھی اپنی زبان کا صحیح استعمال کرنا سیکھ لیں۔ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق اگر زبان کو چلایا جائے تو جنّت میں گھر تیّار ہو جائے گا۔ اس زَبان سے ہم تلاوتِ قرانِ پاک کریں گے، ذکرُ اللہ کریں گے، دُرُود و سلام کا وِرْد کریں گے، خوب خوب نیکی کی دعوت دیجئے تو ان شآء اللہ عزوجل وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ مُکاشَفَۃُ القُلوب میں حُجَّۃُ الاسلام امام محمّد غزالی رحمۃ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں۔ حضرتِ سیّدُنا موسٰی کلیمُ اللہ علٰی نَبِینا وعلیہِ الصَّلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کیا، یااللہ! عزوجل جو اپنے بھائی کو بلائے اور اُسے نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس کی کیا جَزا ہے؟ فرمایا، "میں اِس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اِسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے"۔

مغفرت کی بشارت

اس زَبان سے تلاوتِ قرانِ پاک کیجئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصل کیجئے۔ چُنانچِہ "رُوحُ البیان" میں یہ حدیثِ قُدسی ہے، جس نے ایکبار بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرحیمِ کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر (یعنی بِسمِ اللہِ الرحمٰنِ الرحیمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ

Marfat.com

العٰلمین ختمِ سورۃ تک) پڑھا تو تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا، اس کی تمام نیکیاں
قبول فرمائیں۔ اور اس کے گناہ معاف کر دیئے اور اس کی زبان کو ہر گز نہ جلاؤں گا اور
اس کو عذابِ قبر، عذابِ نار، عذابِ قیامت اور بڑے خوف سے نجات دوں گا۔

حوریں پانے کا عمل

تھوڑی سی زبان چلائے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْم کہہ لیجئے اور جنت کی
حوریں حاصل کیجئے چنانچہ منقول ہے، "رَوضُ الریاحین" میں
ہے، ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک اللہ عزوجل کی
عبادت کی۔ ایک بار دُعاء کی، یا اللہ! عزوجل تیری رحمت سے مجھے جو کچھ جنت میں ملنے والا ہے
اُس کی کوئی جھلک مجھے دنیا میں بھی دکھادے۔ ابھی دُعا جاری تھی کہ یک دم محراب شق ہوئی
اور اُس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ حُور برآمد ہوئی۔ اُس نے کہا کہ تجھے جنت میں مجھ جیسی سو
حوریں عطا کی جائیں گی۔ جن میں ہر ایک کی سو سو خادمائیں اور ہر خادِمہ کی سو سو کنیزیں ہونگی
اور ہر کنیز پر سو سو ناظمائیں (یعنی انتظام کرنے والیاں) ہونگی۔ یہ سن کر وہ بزرگ خوشی کے
مارے جھوم گئے۔ اور سُوال کیا، کیا کسی کو جنت میں مجھ سے زیادہ بھی ملیگا؟ جواب ملا، اتنا تو ہر
اُس عام جنتی کو ملیگا جو صبح و شام اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْم پڑھ لیا کرتا ہے۔

دیوانے ہو جاؤ!

اس زبان کو ہر وقت ذکرُ اللہ عزوجل سے تر رکھئے اور ثواب کا خزانہ
لوٹئے سرکارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے،
اس کثرت کے ساتھ ذکرُ اللہ عزوجل کیا کرو کہ لوگ دیوانہ کہنے

Marfat.com

لگیں[۱]۔" ایک اور حدیثِ پاک میں ہے، "ایسا ذکر کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں[۲]۔"

درخت لگا رہا ہوں

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو زبان کا کتنا پیارا استعمال بتایا آپ بھی سنیے اور جھومئے چنانچہ "ابنِ ماجہ" کی روایت میں ہے، ایک بار مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ استفسار فرمایا، کیا کر رہے ہو؟ عرض کیا، درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا، میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ پڑھنے سے ہر کلمہ کے عوض جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔ اس حدیثِ پاک میں چار کلمے بتائے۔ سُبْحٰنَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، اَللہُ اَکْبَرُ یہ چاروں کلمات پڑھیں تو جنت میں چار درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مثلاً اگر سُبْحٰنَ اللہِ کہا تو ایک درخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زبان چلائے جائیں اور جنت میں خوب خوب درخت لگوائے جائیں!

عمر را ضائع مکن در گفتگو ذکرِ او کن ذکرِ او کن ذکرِ او

اَسّی برس کے گناہ معاف

اِسی طرح زبان کا ایک استعمال یہ بھی ہے کہ دُرود و سلام پڑھتے رہیے اور گناہ بخشواتے رہیے جیسا کہ دُرِّ مختار میں سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ بخشش نشان ہے، "جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ عزوجل اُس کے اَسّی برس کے گناہ مٹا دے

[۱] حاکم۔ مسند امام احمد۔ [۲] طبرانی۔

Marfat.com

گا۔ معلوم ہوا ذکرُ اللہ عزوجل اور دُرُود شریف پڑھنے کیلئے زَبان کو حَرَکت دینا بہت ہی بڑی سعادت کا باعِث ہے۔ لیکن ہاں ہر عمل کی قبولیت کیلئے اِخلاص شرط ہے۔

کب ذکرُ اللہ عزوجل کرنا گناہ ہے!

یاد رکھئے! زبان سے ذِکرو دُرُود باعثِ اَجرو ثواب بھی ہے اور بعض صورتوں میں گناہ بھی۔ مثلاً بہارِ شریعت حصہ ۳ میں دُرِّمُختار اور رَدُّ المُحتار کے حوالے سے لکھا ہے، گاہک کو سودا دِکھاتے وقت تاجر کا اِس غَرَض سے دُرُود شریف پڑھنا یا سُبْحٰنَ اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے۔ یُونہی کسی بڑے کو دیکھ کر اِس نیّت سے دُرُود شریف پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے تاکہ اس کی تعظیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔

میں نے اسے بخشش دیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گھر میں ہوں یا باہَر، گلی ہو یا بازار ہر جگہ اپنی زَبان سے اَللہ، اَللہ (عزوجل) کرتے رہنا چاہئے۔ "نُزھَۃُ المَجالِس" میں ہے، ایک بار سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ مَولا مشکل کشا علیُّ المُرتَضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا، جب بازار جانے لگو تو یہ پڑھ لیا کرو بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو یہ پڑھتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے "اس نے میری یاد قائم رکھی جبکہ دوسرے لوگ غفلت کا شکار ہیں۔ میرے حبیب گواہ رہنا میں نے اسے بخش دیا۔"

Marfat.com

لاکھ گُنا ثواب

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی اگر ہم اپنی زبان کا دُرُست استعمال کریں تو ڈھیر ساری نیکیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ، "جو بازار میں ذِکرُ اللہ (عزوجل) کرتا ہے اُسے ہر ہر بال کے بدلے بروزِ قیامت ایک ایک ہار انوار و تجلّیات کا پہنایا جائے گا"۔ یاد رہے! تلاوتِ قرآن، درود و سلام، نعت شریف، خطبہ، دعاء، سنّتوں بھرا بیان وغیرہ سب "ذکرُ اللہ عزوجل" میں شامل ہیں لہٰذا ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ روزانہ کم سے کم ۱۲ منٹ تک بازار میں فیضانِ سنت کا درس دے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل اسے بازار میں ذکرُ اللہ عزوجل کرنے کا ثواب ملے گا۔ اور بازار میں نیک کام کرنے کا ثواب اللہ! اللہ! "نُزْهَةُ الْمَجَالِس" میں نقل ہے، میرے میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے، "بازاریں غفلت کے مقامات ہیں ان میں اگر کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو اللہ عزوجل ایک لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے۔"

جنّتی چادر

سبحٰن اللہ! عزوجل کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جو اپنی زبان کو نیکی کی دعوت، سنّتوں بھرے بیان اور ذکر و دُرُود میں لگائے رکھتے ہیں۔ جی ہاں، اگر کوئی شخص کسی بیماری یا پریشانی میں مبتلا ہے تو اُس کو تسلی دینا بھی زبان کا بہترین اِستعمال ہے۔ چنانچہ "تِرمِذی شَرِیف" کی حدیثِ پاک میں ہے، "جس نے ایسی عورت کی تعزیت کی جس کا بیٹا فوت ہو گیا ہو اُسے جنّت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔

Marfat.com

سب سے خطرناک عُضو

الحمد للہ عزوجل زبان کا صحیح استعمال کرنے کے بے شمار فوائد ہیں۔ مگر یہی زبان اگر عزوجل کی نافرمانی میں چلی تو بہت بڑی آفت بھی یہی ہے۔ مشہور صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، انسان کے سر گناہوں کا بوجھ لدوانے میں زبان تمام اعضاء سے بڑھ کر ہے۔ ترمذی شریف میں ہے، حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں، "ہمارے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے۔ اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔"

زبان کی بے احتیاطی کی آفتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی زبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اوقات فساد برپا ہو جاتے ہیں۔ اسی زبان سے اگر مرد اپنی بیوی کو طلاق طلاق طلاق کہہ دے تو طلاق مغلظہ واقع ہو جاتی ہے۔ اسی زبان سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اگر مدِ مقابل کو طیش آگیا تو بعض اوقات قتل و غارتگری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اسی زبان سے کسی مسلمان کو بلا ضرورتِ شرعی ڈانٹ دیا تو اُس کی دل آزاری ہو گئی اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ "طَبَرانی" کی روایت میں ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "جس نے (بلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔"

Marfat.com

احیاءُ العلوم میں ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "انسان ایک کلمہ اللہ عزوجل کی خوشنودی کا کہتا ہے اور اُسے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اِس سے کوئی بڑی رِضامندی حاصِل ہو جائیگی مگر اللہ عزوجل اِس کے باعِث قِیامت تک کی رِضامندی لکھ لیتا ہے۔ اور کبھی ایک کلِمہ ناخوشی کا بولتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ اس سے ناراضگی زیادہ ہو گی مگر اللہ عزوجل اس سے اپنی ناراضگی قِیامت تک کیلئے لکھ لیتا ہے۔ اِس حدیثِ پاک میں زَبان کی اَھمیت کی طرف توجُّہ دلائی گئی کہ بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نتائج کا حامِل ہو سکتا ہے اور اللہ عزوجل کی ھمیشہ ھمیشہ کی ناراضگی کا باعِث بن سکتا ہے۔ لہٰذا زَبان پر قُفلِ مدینہ لگانے میں ہی عافیت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے حتَّی الامکان لکھ کر یا اشارے سے گفتگو کرنا بے حد مفید ہے کیونکہ جو زیادہ بولتے ہیں عُمُوماً وہ خطائیں بھی زیادہ کرتے ہیں۔ راز بھی فاش کر ڈالتے ہیں۔ غیبت و چغلی اور عیب جوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسوں کیلئے بہت دُشوار ہوتا ہے۔ بلکہ بَک بَک کے عادی بعض اوقات کُفریات بھی بک ڈالتے ہیں۔

مَلَکُ الموت کی توہین

کسی محفِل میں ایک بار ایک اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ھمارے نانا جان آپ سے ملنا چاہتے ہیں اور ایک طرف اشارہ کر کے کہا وہاں تشریف فرما ہیں میں نے ان کے نانا جان کا بڑا نام سنا تھا۔ لہٰذا شوقِ دیدار میں وہاں جا پہنچا، مذہبی وَضع قَطع کے ایک ضعیفُ العُمر بزرگ معتقِدین کے جُھرمٹ میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی سلام و مصافحہ کے بعد ان کے قریب بیٹھ گیا۔ بے چارے باتُونی بہت تھے ۔۔۔۔۔۔ بولتے ہی چلے جا رہے تھے ۔ ذرا مُڑ کے تو کسی

Marfat.com

نے پوچھ لیا، حضرت آپ کی عمر شریف کتنی ہے ؟ زَبان سے فوراً الفاظ پھسل پڑے ، اجی، "عمر کیا پوچھتے ہو! دراَصل بات یہ ہے کہ حضرتِ مَلکُ الْمَوت علیہِ السلام مجھے بھول گئے ہیں۔" حاضرین قہقہہ مار کر ہنسنے لگے۔ مگر مجھے کاٹو تو خون نہیں۔ میں نے ذرا اُونچی آواز سے کہا آپ توبہ کیجئے کہ آپ نے ملکُ الموت کی توہین کر دی، یہ کلمۂ کفر ہے۔ جتنے لوگ یہ جملہ سمجھنے کے باوُجود ہنسے وہ بھی سن لیں کہ کُفر پر خوش ہونا بھی کُفر ہے لہٰذا وہ بھی توبہ کریں۔" مجمع پر سناٹا طاری ہو گیا وہ "بزرگ" چُونکہ بڑی نسبتوں والے تھے میری بات سُن کر آبدیدہ ہو گئے اور سب کو گواہ رکھ کر اُنہوں نے توبہ کی۔

زَبان کچل ڈالی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ؟ زیادہ باتیں کرنا کس قَدَر خطرناک ہے۔ کاش! ہم بولنے سے پہلے یہ غور کر لیا کریں کہ ہم جو بولنا چاہتے ہیں اِس میں دین یا دنیا کا کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں ؟ اگر اس بات میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا تو پھر وہ بات فُضُول ہے لہٰذا بات کرنے کے بجائے ہم اُتنی دیر دُرود شریف پڑھ لیں تو کتنا عظیم فائدہ حاصل ہو جائے گا!۔ "اَسرارُالاَولیاء" میں ہے، "حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم رحمۃُ اللہِ علیہ کی زَبانِ پاک سے ایک مرتبہ ایک فُضُول بات نکل گئی پشیمانی کے عالَم میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زَبان کو دانتوں تلے اِس زور سے دبایا کہ خون نکل آیا۔ اور اُس ایک بے کار جملے کے کَفّارے میں بیس ۲۰ برس تک کسی سے گفتگو نہیں کی!" کاش! ہم صِرف اتنا ہی کریں کہ اگر فُضُول بات منہ سے نکل جائے تو بطورِ کفّارہ بارہ ۱۲ بار اللہ اللہ کہہ لیں یا ایک بار دُرود شریف ہی پڑھ لیں۔ اس طرح

Marfat.com

ہو سکتا ہے کہ شیطٰن ہمیں اس خوف سے فُضول باتیں کرنے پر نہ اُبھارے کہ یہ کہیں ذِکرودُرُود کا وِرْد شروع کر کے مجھے پریشانی میں مبتَلا نہ کر دے۔جی ہاں! مِنْهَاجُ الْعَابِدِيْن میں یہ حدیثِ پاک موجود ہے، ''شیطٰن کیلئے ذِکرُاللہ عزوجل اتنا تکلیف دِہ ہے جیسے انسان کیلئے خارِش''

''بخاری شریف'' میں سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جو اللہ عزوجل اور آخِرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔

فُضول باتوں کی مثالیں

افسوس صد افسوس! آج کل اچھی صُحبتیں کمیاب ہیں۔اچھے نظر آنے والے بھی بد قسمتی سے اچھی باتیں کرنے کے بجائے فُضول باتوں میں مشغول نظر آرہے ہیں۔کاش! ھم صرف اللہ عزوجل ہی کی خاطِر لوگوں سے ملاقات کریں اور ھمارا ملنا صرف ضَرورت کی باتیں کرنے کی حد تک ہو۔غیر ضَروری سُوالات کی وَبا بھی عام ہے۔ مثلاً یہ گاڑی کتنے میں خریدی ؟ کس سال کا ماڈل ہے ؟ آپکے علاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے ؟ فُلاں جگہ پر موسم کیسا ہے ؟ یار! مہنگائی بہت زیادہ ہے، اُف! اتنی گرمی! آج کل تو کڑکڑاتی سردی ہے، نہ جانے یہ بارِش اب رُکے گی بھی یا نہیں !وغیرہ وغیرہ۔ عُموماً متذکِّرہ کَلِمات اور اس طرح کے بے شمار جملے بِلا ضَرورت بولے جاتے ہیں۔کئی فُضول سُوالات ایسے ہوتے ہیں جن کے سبب بعض اوقات سامنے والے کو مُرَوَّت میں مَعاذَاللہ عزوجل جھوٹ بولنا پڑ جاتا ہے۔ مَثَلاً جو سفر سے آیا ہوا ہو اُس سے

Marfat.com

اگر کہا جائے، آپکو سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ جواب ملے گا۔ جی نہیں! حالانکہ حدیث پاک میں ہے، "سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔" ظاہر ہے سفر پھر سفر ہے اس میں تکالیف کا سامنا تو ہوتا ہی ہے۔ ہمارے گھر کا کھانا پسند آیا؟ ہمارا گھر آپکو اچھا لگا؟ میں نے ابھی جو بیان کیا آپ کو کیسا لگا؟ کسی سے پوچھا جائے، میں نے جو نعت شریف پڑھی تھی اس میں آپ کو میری آواز کیسی لگی؟ وغیرہ۔ اس طرح کے سُوالات میں عُموماً مُرُوَّت میں جواباً جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ بعض لوگ تو بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں بات بات پر اس طرح تائید طلب کرتے ہیں، "کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا!"، "میں غلط تو نہیں کہہ رہا!"، "کیا خیال ہے آپ کا؟" اب بات لاکھ ناقابلِ قبول ہو مگر مُرُوَّت میں ہاں میں ہاں ملا کر بارہا جھوٹ بولنے کا کبیرہ گناہ کرنا پڑتا ہے۔ ایسے باتونی لوگوں سے کوسوں دور رہنے ہی میں عافیت ہے کہ کہیں ان کی ہاں میں ہاں ملانا جہنّم میں نہ پہنچا دے! یہاں تک دیکھا ہے کہ اس طرح کے باتونی لوگ بعض اوقات گمراہی کی باتیں بلکہ معاذاللہ عزوجل کفریات تک کر بھی جب عادت تائید حاصل کرنے کیلئے "کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟" کہہ کر سامنے والے سے "ہاں" کہلوا کر بعض اوقات اُس کا بھی ایمان برباد کروا دیتے ہیں۔ کیوں کہ ہوش و حواس کیساتھ کُفر کی تائید بھی کُفر ہے۔ اَلعَیاذُ بِاللّٰہ عزوجل

اے کاش! ضرورت کے سوا کچھ بھی نہ بولوں
اللہ عزوجل! زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ "کیمیائے سعادت" میں فرماتے ہیں، جو بات ایک لفظ میں کہی جا سکتی ہے اُسے اگر دو یا تین الفاظ میں کہا تو دوسرا اور تیسرا لفظ فضول و وبال ہے۔ مگر

Marfat.com

بعض لوگ خود تو فضول گو ہوتے ہی ہیں دوسروں کو بھی دو دو بار بولنے پر مجبور کرتے ہیں آپ بھی میری اس بات پر غور فرمالیجئے ہوسکتا ہے نادانستہ طور پر یہ غلطی آپ سے بھی سرزد ہوتی ہو۔ اس کی صورت یہ ہے، مثلاً زید کچھ بات کہتا ہے تو بکر سمجھ لینے کے باوجود چونکنے کے انداز میں بول پڑتا ہے، جی؟ اور اگر زید اخلاقی تربیت سے بھی محروم ہے تو جی کے بجائے کہے گا، ہیں؟ کیا؟ اسطرح "جی؟" "یا" "ہیں؟" کے جواب میں زید کو اپنی بات خوامخواہ دہرانی پڑتی ہے۔[1] ذرا بزرگانِ دین رحمہم اللہ کی بات چیت کی احتیاطیں تو ملاحظہ فرمائیں۔

گفتگو کا جائزہ

"مِنهاجُ العابِدین" میں ہے، ایک بار سیدنا فضیل بن عیاض اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ دیر تک گفتگو کرنے کے بعد سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، "میں آج کی اس صحبت کو بہترین صحبت تصور کرتا ہوں۔" سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، "میں تو اسے خطرناک صحبت خیال کرتا ہوں۔" سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا، کیوں؟ سیدنا فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا، کیا ہم دونوں اپنی گفتگو کو مُزَیَّن اور آراستہ نہیں کر رہے تھے؟ کیا ہم تکلّف اور ریا میں مبتلا نہیں تھے؟ سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر رو پڑے۔

[1] اسی طرح کی بات چیت کی باریکیاں اور لاشعوری میں ہونے والی فضول باتوں کی تفصیلی معلومات کیلئے امیر اہلسنت کے بیان "جھوٹ سے بچنے کا طریقہ" اور ادب کا رسالہ "خاموش شہزادہ" مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران سبزی منڈی کراچی سے ھدیۃً طلب فرمائیں۔ احمد رضا ابن عطار

Marfat.com

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقام غور ہے۔ اللہ عزوجل کے ان نیک بندوں کی ملاقات مُخلِصانہ اور انکی بات چیت خالص اسلامی تھی۔ مگر ان کا خوفِ خدا عزوجل ملاحظہ فرمایئے؟ اس ڈر سے رو رہے ہیں کہ ہماری گفتگو میں کہیں اللہ عزوجل کی نافرمانی تو نہیں ہوگئی۔ آہ! صد آہ! آج کل ہمارا حال یہ ہے کہ اردو میں بات کرتے وقت عَرَبی، فارسی اور انگلش کے مشکل الفاظ اور مُحاوروں کا قصداً استعمال مُقَفّٰی جملے اور لَچھے دار گفتگو اِس لئے کی جارہی ہے کہ لوگ ہماری علمیت کا لوہا مان لیں اور ہماری ان پر دھاک بیٹھ جائے۔ ہاں اگر لوگوں کو متأثر کرنے کی نیت نہیں ہے تو پھر مُقَفّٰی جملوں وغیرہ کا استعمال کرنے میں حرج بھی نہیں کہ حدیثِ پاک میں ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ بہر حال جو گفتگو یا بیان میں خوبصورت یا اَدَق الفاظ کی سجاوٹ کرتے ہیں انہیں "مِشکوٰۃ شریف" کے مَنقولہ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ عِبرت نشان کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے :-

"جس نے بات کہنے کے مختلف انداز اسلئے سیکھے کہ اس کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو قید کرے (یعنی لوگوں کو اپنا گرویدہ و مُعتَقِد بنائے۔) اللہ تبارکَ وتعالیٰ بروزِ قیامت نہ اس کے فرض قبول فرمائے نہ نَفل"۔

ایک چُپ سَو سُکھ

Marfat.com

Marfat.com

قمل ۸۶ مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

سُنّت کی بہاریں

عزوجل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں آپ بھی دعوتِ اسلامی، کے مشکبار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیئے۔ اپنے شہر کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندئ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سُنّتوں کی بہاریں لوٹیئے (کراچی میں سُنّتوں بھرا اجتماع فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران سبزی منڈی میں ہر ہفتہ کو نمازِ مغرب کے بعد شروع ہو جاتا ہے) دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں۔ آپ بھی سُنّتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔

AEDHI PRINTERS KARACHI. 2311533 / 68

Marfat.com

قفل مدینہ ۸۶

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

سُنّت کی بہاریں

عزوجل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں آپ بھی "دعوتِ اسلامی" کے مشکبار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیئے۔ اپنے شہر کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندئ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سُنّتوں کی بہاریں لوٹیئے (کراچی میں سُنّتوں بھرا اجتماع فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران سبزی منڈی میں ہر ہفتہ کو نمازِ مغرب کے بعد شروع ہوجاتا ہے) دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں۔ آپ بھی سُنّتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔

AEDHI PRINTERS KARACHI. 2311533 / 68

Marfat.com